بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۰)......رینٹ (rennet) اور فاٹی آسیڈ (fatty acids) اور لیسی تھین (lecithin) کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز مشینی ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

سوال:

مکرّمی جناب مفتی صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں ایک پاکستانی طالبِ علم ہوں اور اپنی تعلیم کے سلسلے میں سویڈن میں مقیم ہوں۔ سویڈن میں مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل ہے، جس کی وجہ سے ہم روزمرہ کی زندگی میں دشواریوں کا شکار ہیں۔ اس ضمن میں درج ذیل مسائل کے بارے میں از روئے شریعت آپ کی رہنمائی درکار ہے۔

(۱)......(الف) سویڈن میں زیادہ تر گوشت ڈنمارک سے آتا ہے، اس گوشت پر ڈنمارک کی اسلامی تنظیموں کی طرف سے حلال کی مہر بھی موجود ہوتی ہے، تاہم یہ گوشت جن جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے انہیں ذبح کرنے سے پہلے لازمی بجلی کا جھٹکا دیا جاتا ہے جس سے وہ بے سدھ ہوجاتے ہیں، مگر زندہ ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر مختلف اسلامی ویب سائیٹوں سے معلوم ہوا کہ ایسا کرنا جانور کو ایذا دینا ہے، لیکن چونکہ جانور مرتا نہیں، محض بے ہوش ہوتا ہے تو اس کا گوشت جائز ہے۔

(ب) اس کے ساتھ ساتھ جانوروں کو خصوصاً مرغی کو ہاتھ سے نہیں بلکہ زیادہ تر مشین سے ذبح کیا جاتا ہے، اس مشین کو چلانے والے مسلمان ہوتے ہیں۔ جو مشین چلاتے ہیں بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہیں، نیز کارخانے کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ جانور قبلہ رخ ذبح ہوتا ہے۔ یہی گوشت کئی اسلامی ممالک خصوصاً مشرقِ وسطیٰ بشمول سعودی عرب کو بھیجا جاتا ہے اور ذبیحہ کے درج بالا تقاضے اسلامی ممالک کے صارفین کے اطمینان کے لئے وضع کیے گئے

ہیں یعنی یہی گوشت ہم حج اور عمرے کے موقع پر کھاتے ہیں۔ کیا ہم اس گوشت کا سویڈن میں استعمال کریں جبکہ یہ گوشت حج اور عمرہ کے مواقع پر اور اسلامی ممالک میں مستعمل ہے، اگر نہیں تو حج عمرہ یا دیگر اسلامی ممالک میں کیا طریقہ اپنایا جائے؟ کچھ احباب کی رائے میں سویڈن میں اس گوشت کو استعمال کرنا ناجائز اور سعودی عرب میں جائز ہے، کیونکہ اگر اسلامی ریاست میں ناجائز گوشت ہم استعمال کرتے ہیں تو ہم ذمہ دار نہیں بلکہ حکومت ذمہ دار ہے۔

(۲)......سویڈن میں دودھ سے پنیر بنانے کے لئے ایک چیز ملاتے ہیں جسے رینٹ (rennet) کہتے ہیں، یہ ایک مائع ہے جو کہ بچھڑے کے پیٹ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ شے بعض فقہاء کے نزدیک زندہ شے اور جانور کے لازمی جزء میں شمار نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اس کا استعمال جائز اور مباح ہے۔ رینٹ اگرچہ پودوں سے بھی حاصل کیا جاتا ہے لیکن سویڈن مین ایسا نہیں ہے۔ مزید یہ کہ پنیر کے بننے کے بعد جو دودھ کا پانی حاصل ہوتا ہے اسے وے (whey) کہتے ہیں اور وے ایک ایسی چیز ہے جو یہاں ڈبل روٹی، بسکٹ، کیک پیسٹری، آئسکریم، چاکلیٹ غرض یہ کہ بے شمار چیزوں میں استعمال ہوتی ہے، اگر جانور سے حاصل کردہ پنیر جائز نہیں تو کیا اس کے پانی سے بننے والا وے جائز ہوسکتا ہے؟

اس سلسلے میں فکرمندی کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں جو درآمد شدہ پنیر دستیاب ہے ان کے بارے میں تھوڑی معلومات حاصل کرنے پر یہ پتہ چلا کہ ان کے رینٹ کا ماخذ متفرق یعنی جانور اور پودوں دونوں سے ہیں یعنی پاکستان میں پنیر کھانا خصوصاً پیزا ہٹ، مکڈونلڈز وغیرہ میں خطرے سے خالی نہیں۔ براہِ مہربانی ہماری سویڈن اور پاکستان مین صحیح طرزِ عمل کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

(۳)......مولانا سید احمد جلال پوری شہید نے ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا کہ سور کی چربی سے تیار کردہ صابن کا استعمال جائز ہے، اس سلسلے میں انہوں نے درمختار اور شامی کے فتاویٰ کا حوالہ بھی دیا تھا اور دلیل یہ تھی کہ صابن بننے کے عمل میں چربی کی جنس تبدیل

ہوگئی، اس تبدیلِ ماہیت کی وجہ سے اس کا استعمال جائز ہے۔ یہ بات عقلی طور پر بھی قابلِ قبول ہے کیونکہ کسی بھی شے کے سالمے یا ایٹم حرام نہیں ہوتے۔ اس دلیل کے مطابق وہ اشیاء جو کہ کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں مثلاً ای ۴۷۱ (E471) المعروف مونو اینڈ ڈائی گلیسر انڈ فرام فیٹی ایسڈ، لیسی تھین (leicithine) لیکن ان کا ماخذ جانور بھی ہوسکتا ہے کیا جائز تصور کی جاسکتی ہیں؟ مثلاً پانی جو آج سور کے خون میں ہے وہ جب بخارات بن کر اڑ جائے اور بارش بن کر برسے تو اس پانی کا ماخذ کچھ ہوسکتا ہے مگر پانی حلال ہوگا، اسی طرح درج بالا کیمیکل چاہے پودے سے لے کر بنائے یا جانور سے، کیا جائز ہو سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

الجواب حامداً ومصلیاً

(ا)......(الف): واضح رہے کہ مرغی کو ذبح کرنے سے پہلے اس کو بجلی سے جھٹکا دینے کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جانور کو بلاضرورت ایذا پہنچانا جائز نہیں اور اگر شک ہو کہ جانور بجلی سے مرا ہے تو وہ مردار ہوگا، تاہم اگر بجلی لگانے کے بعد وہ جانور زندہ ہو اور پھر اس کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو مذکورہ گوشت کو حرام نہیں کہا جائے گا، لہٰذا اس کو مطلقاً جائز کہنا درست نہیں۔

(ب): مشین سے ذبح کرنے کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر جانور کو ذبح بھی مشین کے ذریعہ کیا جائے تو اس قسم کا مشینی ذبیحہ حرام اور مردار ہوگا، البتہ اگر ذبح کی جگہ سے مشین ہٹا کر انسان کو کھڑا کر دیا جائے اور باقی سارا کام مشین سے ہو اور منسلکہ فتویٰ نمبر ۱۴/۱۲۷۲ کی ذکر کردہ تفصیل کی پابندی کی جائے مثلاً جانور ذبح ہونے تک زندہ ہو، چار میں سے تین رگیں کٹی ہوں، ہر جانور پر مستقل اللہ کا نام لیا جائے وغیرہ تو اس صورت میں ذبیحہ حلال ہوگا۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اگر ڈنمارک میں ذبح کرنے کے لئے ذکر کردہ شرائط کی پابندی کی جاتی ہو تو مذکورہ گوشت حلال ہوگا ورنہ وہ مردار کے حکم میں ہوگا۔ لہٰذا جو گوشت ڈنمارک سے آپ کے ہاں درآمد ہوتا ہے آپ اس کے بارے میں اس تفصیل کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں، اور یہی حکم سعودی عرب کے ڈنمارک سے درآمد شدہ گوشت پر لاگو ہوگا، لیکن کھانے والے کی تو ذمہ داری ہے کہ وہ حلال گوشت کھائے۔

(۲)...... rennet جس کو عربی میں انفحہ کہا جاتا ہے کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ rennet سے حاصل شدہ پنیر کو کھانے کی گنجائش ہے بشرطیکہ مذکورہ rennet خنزیر سے حاصل نہ کیا گیا ہو بلکہ وہ گائے، بکری وغیرہ کا ہو، نیز امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق گائے کو ذبح شدہ ہونا بھی شرط نہیں جیسا کہ شامیہ میں مذکور ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ذکر کردہ چیزوں جن میں rennet ڈالا گیا ہو استعمال کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ اور کوئی شرعی مانع نہ ہو۔

نیز وے (whey) کے متعلق بھی مذکورہ بالا تفصیل منطبق ہوتی ہے کیونکہ whey جو ایک مائع مادہ ہے مذکورہ rennet کے استعمال کرنے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو:

Oxford Dictionary of Science Ed. 5 (2005) Pg 214.

" Curd - The solid component produced by the coagulation of milk during the manufacture of cheese....the solid Curds are then separated from the liquid component known as whey...."

ترجمہ: کرڈ - دودھ جمنے سے حاصل ہونے والا وہ جامد حصہ جو پنیر بناتے وقت مائع سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور اس مائع کو (انگریزی میں) whey کہتے ہیں......

ماخذ: [Encyclopedia Britannica (12/620)] اور

[Oxford Dictionary of Food and Nutrition J. Bender (2005) Pg 143]

لہٰذا اگر rennet خنزیر سے حاصل شدہ نہ ہو تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس whey کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

فی عون المعبود شرح أبی داؤد (۲۳۸/۱۰):

حدیث:۳۸۱۵ - عن ابن عمر قال: أُتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بجبنة فی تبوك فدعا بسكين فسمّی وقطع۔

قال صاحب عون المعبود تحته: ...... والجبن فالفارسية بنير ......(بجبنة)...... قال الطيبی: فيه دليل علی طهارة الإنفحة لأنها لو كانت نجسة لكان الجبن نجساً لأنه لايحصل إلا بها۔

وفی الشامية (۲۰۶/۱):

(وشعر الميتة) غير الخنزير علی المذهب (وعظمها وعصبها) علی المشهور (وحافرها وقرنها) الخالية عن الدسومة وكذا كل ما لا تحله الحياة حتی الأنفحة واللبن علی الراجح۔

قال الشامیؒ تحته: (قوله حتی الإنفحة) بكسر الهمزة وقد تشدد الحاء وقد تكسر الفاء۔ والمنفحة والبنفخة: شئ واحد يستخرج من بطن الجدی الراضع أصفر فيعصر فی صوفة فيغلظ كالجبن ...... (قوله علی الراجح) أی الذی هو قول الإمام ولم أر من صرح بترجيحه ولعله أخذه من تقديم صاحب الملتقی له وتأخيره قولهما كما هو عادته فيما يرجحه۔

وفی الهندية :(۲۴/۱):

وإنفحة الميتة ولبنها في ضرها وقشرها البيضة الخارجة والسخلة الساقطة من أمها وهي مبتلة طاهرة عند أبي حنيفةؒ ۔ كذا في محيط السرخسي۔

وفي المحيط البرهاني(٨/٥٦):

إذا ماتت دجاجة وخرج منها بيضة ؟ جاز أكلها عند أبي حنيفةؒ اشتد قشرها أو لم يشتد ويجوز استعمال إنفحة الميت عند أبي حنيفة مائعة كانت أو جامدة وهي طاهرة عنده على كل حال ، وعندهما إن كانت مائعة فهي نجسة فلا تستعمل وإن كانت جامدة تغسل وتستعمل۔

(۳).... E471 یعنی (mono and diglycerides from fatty acids) اور لیسی تھین (lecithin) کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ ان چیزوں کے حکم کا دار ومدار ان کے مأخذ پر ہے ، کیونکہ مذکورہ بالا چیزوں جانوروں، نباتات اور جراثیم (microbes) سے حاصل ہوتی ہیں، جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔

لہٰذا اگر ذبح شدہ جانوروں یا نباتات یا جراثیم (microbes) سے مذکورہ چیزوں کو حاصل کیا گیا ہو تو ان کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے، ورنہ ناجائز۔ مأخذ یعنی غیر ذبیحہ جانور ، خنزیر وغیرہ سے حاصل کیا گیا ہو تو مذکورہ فٹی ایسڈ (fatty acid) اور ریلیسی تھین (lecithin) استعمال کرنا جائز نہیں جب تک ان چیزوں میں کیمیائی تغیر سے ماہیت نہ تبدیل ہو جائے ، لہٰذا مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ان چیزوں کو جائز اور ناجائز تصور کیا جاسکتا ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ پانی کے مثال پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ جب پانی آسمان سے بارش کی صورت میں گرتا ہے اس کا مأخذ متعین نہیں اور معلوم بھی نہیں ہوسکتا، لیکن غالبِ ظن یہی ہوتا ہے کہ وہ پاک چیز سے حاصل ہے، نیز اس کی طہارت کے بارے میں نص موجود ہے۔[وانا أنزلنا من السماء ماءً طهوراً] سورة الفرقان۔

اس کے برخلاف مذکورہ چیزوں کے بارے میں ماخذ معلوم ہوسکتا ہے، مثلاً بنانے والی کمپنی سے مأخذ کے بارے میں پوچھا جاسکتا ہے، لہٰذا ان کا حکم مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق لاگو ہوگا۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

سرفراز محمد عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/۶/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۳/۷/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

أحقر محمود أشرف غفر اللہ لہٗ

۴/۷/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

عصمت اللہ عصمہ اللہ

۴/۷/۳۱ھ

(فتویٰ نمبر: ۱۲۷۷/۳۱)